اطاعتِ مُصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُوۡدِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: "مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ فِیۡ یَوۡمٍ اَلۡفَ مَرَّۃٍ لَمۡ یَمُتۡ حَتّٰی یَرٰی مَقۡعَدَہٗ مِنَ الۡجَنَّۃِ، یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

وہ تو نہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا

ہم مُفلس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصۡطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے

www.dawateislami.net

بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج٦ ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: (١) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(٢) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے

www.dawateislami.net

بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحمَّد

سونے کی انگوٹھی نہ اُٹھائی

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شَخْص کے ہاتھ میں سونے کی اَنگوٹھی دیکھی۔ آپ نے اس کے ہاتھ سے نکال کر پھینک دی اور فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ آگ کا اَنگارا اپنے ہاتھ میں رکھے؟'' جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے، تو لوگوں نے اس شَخْص سے کہا: تم اپنی انگوٹھی اُٹھا لو اور اسے (بیچ کر) اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اس نے جواب دیا: نہیں! جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے پھینک دیا ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اسے کبھی نہیں اُٹھاؤں گا۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الخاتم، الحدیث: ۴۳۸۵، ج ۲، ص ۱۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کیسے مُطیع وفرمانبردار تھے کہ اگر وہ صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ چاہتے تو انگوٹھی اُٹھا کر اپنے اِستعمال میں لا سکتے تھے، مگر اِطاعتِ رسول کے کامل جذبے نے یہ گوارا نہ کیا کہ جس چیز کو رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ناپسند فرما کر دُور پھینک دیا، اسے دوبارہ ہاتھ لگائیں۔ یقیناً ہر مُسلمان کو صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کی طرح نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِطاعت گُزار ہونا چاہیے، جن چیزوں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے منع فرما دیا، ان سے بچتے رہیں اور جن کا حکم اِرشاد فرمایا ہے، ہمیشہ ان کی پابندی کرتے رہیں، کیونکہ مُسلمانوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

www.dawateislami.net

اِطاعت واجب ہے، چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفال آیت نمبر 1 فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ①		ترجَمۂ کنز الایمان: اوراللہ و رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں فرق یہ ہے کہ رَبّ تَعالٰی کی اِطاعت صِرْف اس کے دیئے گئے حکم میں ہوگی، اس کے کاموں میں اطاعت نہیں ہوسکتی، لیکن حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِطاعت تین(3) چیزوں میں کی جائے گی۔ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کیے گئے کاموں میں، بیان کردہ فَرامین میں اور آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے جو کام ہوا اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے منع نہ فرمایا، اس میں بھی اِطاعت ہوگی۔ یعنی مُصْطَفٰے کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو فرما دیا، اس کو مانو، حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جو کچھ خُود کر کے دکھایا اسے بھی مانو! اور جو کسی کو کرتے ہوئے دیکھ کر منع نہ فرمایا اسے مانو! مزید فرماتے ہیں: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کا حکم فرمانے سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اگر حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِطاعت نہ کی گئی تو اُن کا کچھ نُقصان ہوگا، وہ تو اپنا فرضِ تبلیغ اَدا فرما چکے، اب نہ ماننے اور اطاعتِ مُصْطَفٰے نہ کرنے کا وَبال تم پر ہے۔ (شانِ حبیب الرحمان، ص۶۶، ملخصاً، ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسانوں کو زِندگی گُزارنے اور دُنیا و آخرت کی کامیابی پانے کیلئے اپنی اور اپنے حبیب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی یہ اِخْتیار بھی دیا ہے کہ اَحکامِ اِلٰہی پر عمل کرتے ہوئے اس کے مُطیع و فرمانبردار بندے بن کر چاہیں تو جنّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اُٹھائیں یا اس کی نافرمانی کے مُرتکب ہو کر جہنّم کے حقدار

www.dawateislami.net

ٹھہریں۔ لٰہذا دُنیا و آخرت میں سُرخرو (کامیاب) ہونے کیلئے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاکیزہ کردار کو اپنانے ہی میں عافیت ہے، کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک زِندگی ہمارے لئے بہترین نُمونہ ٔعمل ہے۔ چُنانچہ پارہ 21، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت 21 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ	تَرجَمۂ کنز الایمان: بیشک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مُفتی احمدیارخان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تفسیر" نُورُالْعِرفان" میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی زِندگی شریف سارے اِنسانوں کے لیے نمونہ ہے، جس میں زِندگی کا کوئی شُعْبہ باقی نہیں رہتا اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ رَبّ (تعالٰی) نے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی زِندگی شریف کو اپنی قُدرت کا نمونہ بنایا۔ کاریگر نمونہ پر اپنا سارا زورِ صَنعت صرف کر دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ کامیاب زِندگی وہی ہے جو اُن کے نَقْشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا، مرنا، سونا، جاگنا حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے نَقْشِ قدم پر ہو جائے تو یہ سارے کام عبادت بن جائیں۔ (نور العرفان، پ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۲۱، ص ۶۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مُبارکہ ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے، لٰہذا مُسلمان اور سچے غُلام ہونے کے ناطے ہم پر لازِم یہ ہے کہ تمام مُعاملات میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و پیروی کریں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کریں کہ یہی ہماری نَجات کا ذریعہ ہے۔ اس ضمن میں دو (2) فرامینِ مُصطفٰے سماعت فرمائیے:

www.dawateislami.net

1. مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی، یعنی جس نے میرا حکم مانا، وہ جنّت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ اِنکار کرنے والا ہو گیا۔ (بخاری، ۴/۴۹۹، حدیث: ۷۲۸۰)

2. تم میں سے کوئی اس وَقْت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے کے تابع نہ ہو جائے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام... الخ، ج ۱، ص ۵۴، الحدیث: ۱۶۷)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَقْوال، اَفْعال، اَخْلاق و عادات کا بغور مُطالَعہ کر کے اپنی زِندگی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے گُزاریں۔ مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِطاعتِ خُدا اور اِطاعتِ مُصْطَفٰے کی اَہَمِیَّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: انسان کو قُدرت نے دو قسم کے اَعضاء دیئے ہیں، ایک ظاہری، دوسرے چُھپے ہوئے۔ ظاہری عُضو تو صُورت چہرہ، آنکھ، ناک، کان وغیرہ ہیں اور چُھپے ہوئے عُضْو دل، دماغ، جگر وغیرہ ہیں۔ مُسلمان کامل اِیمان والا جب ہو سکتا ہے کہ صُورت میں بھی مُسلمان ہو اور دل سے بھی یعنی اسلام کا اس پر ایسا رنگ چڑھے کہ صُورت اور سیرت دونوں کو رنگ دے، دل میں اللہ تَعَالٰی اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کا جذبہ موجیں مار رہا ہو، اس میں ایمان کی شمع جَل رہی ہو اور صُورت ایسی ہو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ! کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند تھی یعنی مُسلمان کی سی ہو۔ اگر دل میں ایمان ہے مگر صُورت غیر مُسلم کی سی تو سمجھ لو کہ اسلام میں پورے داخل نہ ہوئے، سیرت بھی اچھی بناؤ اور صُورت بھی۔

اسلامی شکل اور اسلامی لباس میں اتنے فائدے ہیں (۱) گورنمنٹ نے ہزاروں محکمے بنا دیئے ہیں، ریلوے، ڈاکخانہ، پولیس، فوج اور کچہری وغیرہ اور ہر محکمے کیلئے وردی علیٰحدہ علیٰحدہ مقرر کر دی کہ اگر لاکھوں آدمیوں میں کسی محکمہ کا آدمی کھڑا ہو تو صاف پہچان میں آجاتا ہے، اگر کوئی سرکاری نوکر اپنی

www.dawateislami.net

ڈیوٹی کے وقت اپنی وردی میں نہ ہو تو اس پر جرمانہ ہوتا ہے، اگر بار بار کہنے پر نہ مانے تو فارغ کر دیا جاتا ہے، اسی طرح ہم بھی محکمۂ اسلام اور سلطنتِ مُصْطفوی اور حکومتِ الٰہیہ کے نوکر ہیں، ہمارے لئے علیحدہ شکل مقرر کر دی کہ اگر لاکھوں کافروں کے بیچ میں کھڑے ہوں تو پہچان لئے جائیں کہ مصطفٰے عَلَیْہِ السَّلَام کا غلام وہ کھڑا ہے، اگر ہم نے اپنی وردی چھوڑ دی تو ہم بھی سزا کے مُسْتَحِق ہوں گے۔

(۲) قدرت نے انسان کی ظاہری صورت اور دل میں ایسا رشتہ رکھا ہے کہ ہر ایک کا دوسرے پر اثر پڑتا ہے، اگر آپ کا دل غمگین ہے تو چہرہ پر اُداسی چھا جاتی ہے اور دیکھنے والا کہہ دیتا ہے کہ خیر تو ہے چہرہ کیوں اداس ہے؟ دل میں خوشی ہے تو چہرہ بھی سرخ و سپید (سفید) ہو جاتا ہے، معلوم ہوا کہ دل کا اثر چہرہ پر ہوتا ہے، اسی طرح اگر کسی کو دِق (یعنی ٹی.بی) کی بیماری ہے تو حکیم کہتے ہیں کہ اس کو اچھی ہوا میں رکھو اچھے اور صاف کپڑے پہناؤ، اس کو فلاں دوا کے پانی سے غسل دو، کہئے بیماری تو دل میں ہے یہ ظاہری جسم کا علاج کیوں ہو رہا ہے، اسی لئے کہ اگر ظاہر اچھا ہو گا تو اندر بھی اچھا ہو جائے گا۔ تندرست آدمی کو چاہیے کہ روزانہ غسل کرے، صاف کپڑے پہنے، صاف گھر میں رہے تو تندرست رہے گا۔ اسی طرح غذا کا اثر بھی دل پر پڑتا ہے۔ غرض کہ ماننا پڑے گا کہ غذا اور لباس کا اثر دل پر ہوتا ہے، تو اگر کافروں کی طرح لباس پہنا گیا یا کفار کی سی صورت بنائی گئی تو یقیناً دل میں کافروں سے محبت اور مسلمانوں سے نفرت پیدا ہو جاوے گی، غرضیکہ یہ بیماری آخر میں مہلک (ہلاک کر دینے والی) ثابت ہو گی، اس لئے حدیثِ پاک میں آیا ہے "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" جو کسی دوسری قوم سے مشابہت پیدا کرے، وہ ان میں سے ہے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۸۳۲۷، ج۶، ص ۱۵۱) خُلاصہ یہ کہ مُسلمانوں کی سی صُورت بناؤ تاکہ مسلمانوں ہی کی طرح سیرت پیدا ہو۔ (اسلامی زندگی، ص:۸۴ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اطاعتِ مُصْطَفٰے کرتے ہوئے اپنے ظاہر و باطن کو اِسلام کے مُطابق کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے

www.dawateislami.net

اَقوال، اَفعال، حالات کا بغور مُطالعہ کرکے اپنی زِندگی آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے گُزاریں، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر سنّت پر عمل کی کوشش کیا کرتے تھے، بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس بات کا حکم نہ بھی دیا ہوتا، اس میں بھی پیروی کرتے تھے۔ چنانچہ

بات کرتے وقت مسکرایا کرتے

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابُودَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب بھی بات کرتے تو مُسکراتے۔ میں نے عرض کی: آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اس عادت کو تَرک فرما دیجئے، وَرنہ لوگ آپ کو اَحْمق سمجھنے لگیں گے۔ تو حضرت سَیِّدُنا ابُودَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”میں نے جب بھی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بات کرتے دیکھا یا سُنا، آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مُسکراتے تھے۔“ (لہٰذا میں بھی اسی سُنَّت پر عمل کی نِیَّت سے ایسا کرتا ہوں)۔

(مسند احمد، مسند الانصار، باقی حدیث ابی الدرداء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ، ۸/۱۷۱، حدیث: ۲۱۷۹۱)

پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

سرکار کی پسند اپنی پسند

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک دَرْزی نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی، (حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ میں بھی دعوت میں شریک ہو گیا، دَرزی نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سامنے روٹی، کدّو (لوکی شریف) اور گوشت کا سالَن رکھا۔ میں نے دیکھا نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم برتن سے کدّو شریف تلاش کر کے تناوُل فرما رہے ہیں (اس کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنا عمل بتاتے ہوئے فرماتے ہیں) فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ یَوْمِئِذٍ یعنی اس دن کے بعد سے میں کدّو شریف کو پسند کرتا ہوں۔ (بخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الخیاط، ۲/۱۷، حدیث: ۲۰۹۲)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کا کیسا جذبہ تھا کہ جس کام کا حکم بھی اِرشاد نہیں فرمایا، پھر بھی یہ لوگ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر اَدا اَپنانے کا شوق رکھتے ہیں، پھر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جس چیز کا حکم فرمایا کرتے، تو اس میں اِطاعت کا کیا عالَم ہو گا۔ آیئے! اس ضمن میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اطاعتِ رسول سے مُتعَلِّق پیارے پیارے چند واقعات سُنتے ہیں۔

حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا فرمانِ رسول پر عمل:

ایک بار اُمُّ الْمؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس ایک سائل آیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُسے روٹی کا ایک ٹکڑا عطا فرما دیا، پھر ایک خُوش لباس شخص آیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اسے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ لوگوں نے اس فرق کی وجہ پُوچھی تو آپ نے ارشاد فرمایا: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے "اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ" ہر شخص سے اس کے دَرَجے کے مُطابق برتاؤ کرو۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلھم، الحدیث: ۴۸۴۲، ج ۴، ص ۳۴۳)

مہمان نوازی کی اقسام اور ان کے تقاضے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے عمل سے معلوم ہوا کہ لوگوں کے مَقام و مرتبہ کا لحاظ کرتے ہوئے ان کی مہمان نَوازی، خاطِر تَواضُع اور تعظیم و

www.dawateislami.net

توقیر کرنی چاہیے۔ ہر مہمان کے ساتھ اس کی حیثیّت کے مُطابق سُلوک کرنا چاہیے، مہمانوں میں کچھ تو وہ ہوتے ہیں جو گھنٹے دو گھنٹے کیلئے آتے ہیں اور چائے، پانی پینے کے بعد چلے جاتے ہیں اور بعض کیلئے کھانے پینے کا خاص اِہْتمام ضروری ہوتا ہے، بعض وہ ہوتے ہیں جنہیں ہم شادی بیاہ، عقیقے وغیرہ کسی تقریب میں دعوت دے کر خُود بُلاتے ہیں، اس میں امیر و غریب کا اِمتیاز کیے بغیر کِھلانے پِلانے اور بٹھانے میں سب کیلئے یکساں اہتمام کرنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ امیر و کبیر لوگ تو شاہانہ اَنداز میں بیٹھے خُوب اَنْواع واَقْسام کے عُمدہ کھانوں سے لُطف اُٹھائیں، مگر مُفْلِس و مُتوَسِّط لوگوں کو عام کھانے کھلائے جائیں، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے مُسلمانوں کی دل شکنی ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: بُرا کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے، جس میں مال دار لوگ بُلائے جاتے ہیں اور فُقراء چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح البخاري"، کتاب النکاح، باب من ترک الدعوۃ...اِلخ، الحدیث: ۵۱۷۷، ج۳، ص۴۵۵) بعض مہمان بہن، بھائی یا قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں، جو کچھ دنوں کیلئے رہنے آتے ہیں، ان کی مہمان نوازی بھی کرنی چاہیے۔

حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کا اِکرام کرے، ایک دن رات اُس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن اس کی پوری خاطر داری کرے، حسبِ استطاعت اس کے لیے پر تکلف کھانا تیار کروائے) اور ضِیافت 3 دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد ماحضر (جو گھر میں مَوْجُود ہو) پیش کرے) اور 3 دن کے بعد صَدَقہ ہے۔

(صحیح البخاری"، کتاب الأدب، باب إکرام الضیف...اِلخ، الحدیث: ۶۱۳۵، ج۴، ص۱۳۶)

لوگوں کے مَقام و مرتبے کا خیال کرتے ہوئے یہ بات بھی ملحوظِ خاطر رہنی چاہیے کہ اگر مہمان کوئی نیک پرہیز گار یا عالمِ دین یا پیر و مُرشد ہوں، تو ان کی شان و عظمت کے مُطابق ان کی مہمان نوازی کی جائے۔ اگر مَذہبی شخصیّت کو کسی تقریب میں بُلانا ہو تو سوچ سمجھ کر دعوت دی جائے کہ یہ دعوت ان کی شان کے لائق بھی ہے یا نہیں، مثلاً شادی وغیرہ کی تقریب میں ناچ گانا، عورتوں کا بے پردہ پِھرنا اگرچہ سب کیلئے حرام ہی ہے مگر ایک عالمِ دین یا مذہبی شخص کو دعوت دینا، اس کے مرتبے کی توہین

www.dawateislami.net

ہے۔اس لیے ہمیں چاہیے کہ مہمانوں کے مَراتب کے مُطابق ان کی تکریم میں کوتاہی نہ کریں اور ہر مُسلمان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں،کیونکہ حُسنِ سُلوک کی برکت سے جہاں آپس کی مَحَبَّتوں کے چراغ روشن ہوتے ہیں،وہیں سُنَّت پر عمل کے ساتھ ساتھ دونوں جہانوں کی بھلائیاں بھی نصیب ہوتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابیات کا اطاعت کا مقدس جذبہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مُسلمان کو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر ہر حکم کی تعمیل کرنی چاہیے اور اپنے ہر عمل میں آپ کی اِتباع کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان چونکہ مَحَبَّتِ مُصْطَفٰے کے اَعْلٰی مَراتب پر فائز تھے، جبھی ان کا ہر عمل سُنَّتِ مُصْطَفٰے کے مُطابق ہوا کرتا اور وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ اَقْدس سے نکلے ہوئے فرمان پر لازِمی عمل کرتے۔ منقول ہے کہ ایک بار شہنشاہِ مدینہ، صاحبِ مُعطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ راستے میں مرد و عورتیں مل جل کر چل رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں سے مُخاطب ہو کر فرمایا: اِسْتَأْخِرْنَ فَاِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ یعنی پیچھے رہو! تم راستے کے درمیان سے نہیں گُزر سکتیں، عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيْقِ ، بلکہ ایک طرف ہو کر چلا کرو۔ اس کے بعد یہ حال ہو گیا کہ عورتیں اس قدر گلی کے کنارے سے چلتی تھیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے اُلجھ جایا کرتے تھے۔

(سنن ابی داود، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، الحدیث: ۵۲۷۲، ج ۴، ص ۴۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے میں ہمارے لیے بہترین دَرْس مَوْجُود ہے کہ ان صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صرف ایک بار فرمایا "پیچھے رہو! تم

www.dawateislami.net

راستے کے درمیان سے نہیں گزر سکتیں "تو اُنہوں نے اس حکم کی ایسی تعمیل کی کہ دیواروں سے لگ کر چلنے سے اُن کے کپڑے اٹک جایا کرتے تھے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فی زمانہ مُسلمانوں میں پائی جانے والی بے حیائی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آج کل اکثر مُسلمان عورَتوں نے مَردوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کی ناپاک دُھن میں حیا کی چادر اُتار پھینکی ہے اور اب دِیدہ زیب ساڑھیوں، نیم عُریاں غراروں، مردانہ وَضع کے لباسوں، مرد جیسے بالوں کے ساتھ شادی ہالوں، ہوٹلوں، تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں اپنی آخِرت برباد کرنے میں مشغول ہیں۔ آج کا نادان مُسلمان خود T.V،V.C.R. اور INTER NET پر فلمیں ڈِرامے چلا کر، بے ہُودہ فلمی گیت گُنگنا کر، شادیوں میں ناچ رَنگ کی محفلیں جما کر، غیر مُسلموں کی نَقّالی میں مَعاذَاللہ داڑھی مُنڈا کر، بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر، اسکوٹر کے پیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، میک اَپ کروا کر مَخلوط تفریح گاہ میں لے جا کر خُود اپنے ہاتھوں اپنے لیے جہنّم میں جانے کے اعمال کر رہا ہے۔ حضرتِ علامہ مولانا مُفتی سَیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عورَتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اِس قَدَر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جَھنکار نہ سُنی جائے، اِسی لئے چاہیے کہ عورَتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں۔

حدیث شریف میں ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس قوم کی دُعا نہیں قبول فرماتا، جن کی عورَتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ (تَفسیراتِ اَحمدِیہ ص ۵۶۵) اس سے سمجھنا چاہیے کہ جب زیور کی آواز عَدَمِ قبولِ دُعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورَت کی (اپنی) آواز (کا بِلا اجازتِ شَرعی غیر مردوں تک پہنچنا) اوراس کی بے پردَگی کیسی مُوجِبِ غَضَبِ الٰہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی، تباہی کا سبب ہے۔ (خزائنُ الْعِرفان ص ۶۵۶، پردے کے بارے میں سوال جواب: ۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً بے پردگی تباہی وبربادی کا سببِ عظیم ہے۔ مگر افسوس! کہ

www.dawateislami.net

ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں ۔ خُدارا! اپنی آخرت کی فکر کیجئے! اوراپنی عورتوں اور مَحارم کو پردے کی ترغیب دیجئے! جو لوگ باوُجُودِ قدرت اپنی عورَتوں اور مَحارِم کو بے پردَگی سے منْع نہ کریں وہ ''دَیُّوث'' ہیں۔ رَحمتِ عالمیان، سلطانِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تین(3) شخص کبھی جنّت میں داخل نہ ہوں گے، دَیُّوث، مَردانی وَضْع بنانے والی عورت اور شراب نوشی کا عادی۔

(مجمعُ الزّوائدج ۴ص ۵۹۹حدیث ۷۷۲۲)

حدیثِ پاک میں مَوْجود لفظِ دَیُّوث کے بارے میں حضرتِ علامہ عَلاؤالدّین حَصْکَفِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، ''دَیُّوث'' وہ شَخْص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی مَحرم پر غَیرت نہ کھائے۔ (دُرِّ مُختارج۶ص ۱۱۳) اس لیے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کیجئے! خُود بھی بدنگاہی سے بچیئے اور اپنے گھر والوں کو بھی پردے کی تلقین کیجئے! گھر میں شَرعی پردہ رائج کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے گھر والوں کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کیجئے! انہیں اپنے علاقے میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں بھیجا کریں۔

مدرسۃ المدینہ للبنات میں قاریہ اسلامی بہنیں مدنی منیوں کو فِیْ سَبِیْلِ اللہ قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی مُفت تعلیم دیتی ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں بڑی عمر کی اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعی طور پر فِیْ سَبِیْلِ اللہ قرآن پڑھاتیں، نماز، دُعائیں اور ان کے مخصوص مسائل وغیرہ سکھاتی ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ للبنات آن لائن** میں اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں کو بذریعہ انٹرنیٹ دُرست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھاتی اوران کی سنّت کے مطابق تربیت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم وبیش 72 ممالک میں طلبہ وطالبات انٹرنیٹ کے ذریعے قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ بالغان وبالغات میں 12 ہزار سے زائد طلبہ و

www.dawateislami.net

طالبات ہیں۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بھائی خُود بھی ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور ہفتہ وار اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت فرمایا کریں۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے خُود ہی اِطاعتِ مُصطفٰے کرنے، گُناہوں سے بچنے اور شریعت کے اَحکامات پر عمل کرنے کا ذِہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شادی کرلو:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اِطاعتِ رسول کا ایسا جذبہ تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر حکم پر آنکھیں بند کرلیا کرتے تھے، حضرت ربیعہ اَسْلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت گُزاری کا شَرَف حاصل تھا،ایک دن نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اے ربیعہ تم شادی کیوں نہیں کرلیتے ؟میں نے عرض کی یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میں شادی نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ ایک تو میرے پاس اتنا مال واَسباب نہیں کہ ایک عورت کی ضروریات پُوری کرسکوں اور دوسرا یہ کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ کوئی چیز مجھے آپ سے دُور کردے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے اِعراض فرمایا اور میں خدمت کرتا رہا۔کچھ عرصہ بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھر ارشاد فرمایا: ربیعہ تم شادی کیوں نہیں کرلیتے؟ میں نے عرض کی یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میں شادی نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ

www.dawateislami.net

ایک تو میرے پاس اتنامال واَسباب نہیں کہ ایک عورت کی ضروریات پُوری کرسکوں اور دوسرا یہ کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ کوئی چیز مجھے آپ سے دُور کردے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے اِعْراض فرمایا، لیکن پھر میں نے سوچا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھ سے زِیادہ جانتے ہیں کہ دُنیاوآخرت میں میرے لیے کیا چیز بہتر ہے، اگر اب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایاتو کہہ دوں گا ٹھیک ہے، یَارَسُوْلَ اللہ آپ مجھے جو چاہیں حکم دیں۔ چُنانچہ جب تیسری بارآپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا کہ ربیعہ شادی کیوں نہیں کرلیتے ؟تو میں نے عرض کی: کیوں نہیں، پھر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَنْصار کے ایک قبیلے کانام لے کر فرمایا، ان کے پاس چلے جاؤاور ان سے کہنا! مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھیجا ہے کہ فُلاں عورت سے میری شادی کردیں۔ چُنانچہ میں ان کے پاس گیااور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پیغام سُنایاتو ان لوگوں نے بڑے پُرتَپاک طریقے سے میرا اِسْتِقبال کیا اور کہنے لگے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قاصد اپنا کام کیے بغیر نہیں لوٹنا چاہیے۔ پھر اُنہوں نے اس عورت سے میرا نکاح کردیااور خُوب شفقت ومہربانی سے پیش آئے اور کوئی دلیل بھی طلب نہیں کی۔

(المسند لامام احمد بن حنبل، حدیث ربیعة بن کعب الاسلمی رضی اللّٰہ عنہ، حدیث:۱۶۵۷۷،ج۵،ص ۵۶۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اِطاعتِ رسُول کا کیسا جذبہ ہوا کرتا تھا کہ شادی جیسے نازُک مُعاملے میں بھی کوئی دلیل طلب کیے بغیر صرف رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیغام کو سُنتے ہی اپنی لڑکی کی شادی، حضرتِ ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کردی۔ اس واقعے سے یہ درس ملا، ہم جس سے اپنے بچوں کی شادی کریں، اگرچہ غریب ہو، لیکن نماز، روزہ، سُنَّتوں پر عمل اور تقوی وپرہیز گاری جیسی صفات کاحامل ضرور ہوناچاہیے۔ مگر افسوس! ہمارے مُعاشرے میں صِرف حُسن وجمال اورمال ومَنال اور دُنیوی جاہ وجلال دیکھ کر شادی کردی جاتی ہے اورایسی شادی بارہا

www.dawateislami.net

خانہ بربادی کا باعِث بنتی ہے۔ لہٰذا شادی میں سیرت و کردار پر خُصُوصی نظر رکھنی چاہئے چُنانچہ، فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے کسی عورت سے اس کی عزت کی وجہ سے نکاح کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کی ذِلّت کو بڑھائے گا، جس نے عورت کے مال و دولت (کی لالچ) کی وجہ سے نکاح کیا، اللہ تعالیٰ اس کی غُربت میں اِضافہ کریگا، جس نے عورت کے حَسَب نَسَب (یعنی خاندانی بڑائی) کی بِنا پہ نکاح کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گھٹیا پن کو بڑھائے گا اور جس نے صرف اور صرف اس لئے نکاح کیا کہ اپنی نظر کی حفاظت کرے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، یا صِلۂ رحمی (رشتہ داروں سے اچھا سُلُوک) کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لئے مَرد میں برکت دے گا۔"

(المعجم الاوسط: الحدیث ۲۳۴۲، ج ۲، ص ۱۸)

لہٰذا ہمیں بھی مال و دولت پانے اور دُنیوی فوائد حاصل کرنے کے بجائے دِینداری اور پرہیزگاری کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دِینی اعتبار سے اچھے لوگوں میں شادی کرنی چاہیے اور اپنی دُنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے تمام مُعاملات میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کرنی چاہیے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری کا دَرس دیتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے زَمانۂ جاہلیت کی وہ تمام فُضول رَسْمیں ختم فرمادیں، جن پر عرصہ دراز سے عمل جاری تھا۔

کاش! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے صدقے میں محمدٌ رَّسُوْلُ اللہ، مکے مدینے والے مُصطفٰے، کعبے کے بدرالدجیٰ، طیبہ کے شمسُ الضحیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کا جذبہ نصیب ہو جائے، زبانی جمع خرچ سے نکل کر کاش! ہم عملی طور پر سچّے، سُچّے عاشقِ رسول بن جائیں، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

یاد رکھنا سبھی چھوڑنا مت کبھی	دامنِ مصطفٰے عاشقانِ رسول
رحمتِ کبریا تم پہ ہو دائما	ہے ہماری دعا عاشقانِ رسول

تم پہ فضلِ خدا، رحمتِ مصطفٰے		ہو بروزِ جزا عاشِقانِ رسول
کاش! دنیا میں تم دو بفضلِ خدا		دیں کا ڈنکا بجا عاشِقانِ رسول
تم پہ ہو قبر میں ہر جگہ حشر میں		سایہ مصطفٰے عاشِقانِ رسول

عاشِقِ رسول کو دُعاوں سے نوازنے کے بعد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کَسیں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں، فلم بینی کریں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام ، ایسے ہیں بد لگام		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عہد توڑا کریں ، جھوٹ بولا کریں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں ، میں جو مشغول ہوں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کاش ! عطارؔ کا طیبہ میں خاتِمہ		ہو کرو یہ دُعا عاشِقانِ رسول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چوتھے روز ہی خوشبو لگالی:

منقول ہے کہ دَورِ جاہلِیَّت میں کسی کے مر جانے پر کئی دنوں تک نَوحہ کرنا، سوگ مَنانا عام معمول

www.dawateislami.net

تھا۔ یہاں تک کہ اِسلام سے پہلے عرب میں بیوہ عورت شوہر کے اِنتقال کے بعد ایک سال تک بُرے مکان ،بُرے لباس میں رہتی اور تمام گھر والوں سے علیحد گی اختیار کرتی تھی۔(مر آۃالمناجیح،۵/۱۵۱)اور یُوں ایک سال تک سوگ کیا کرتی تھی ۔ لیکن اسلام کے بعد تاجدارِ انبیا، سَرورِ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شوہر کے علاوہ دیگر رِشتہ داروں کے (اِنتقال پر) سوگ کیلئے تین (3) دن مُقرَّر فرمائے۔(صحابۂ کرام کا عشقِ رسول:۲۳۰) جبکہ بیوی اپنے شوہر کی وَفات پر عِدَّت کی مُدّت (چار مہینے دس دن) تک سوگ میں رہے گی۔اَلبتّہ کسی قریبی (رِشتہ دار) کے مر جانے پر عورت کو تین دن (3) تک سوگ کرنے کی اِجازت ہے اس سے زائد کی (اِجازت) نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۳)

تین (3) دن سے زِیادہ سوگ مَنانے کی یہ رَسم زمانۂ جاہلِیَّت میں اگرچہ طویل عرصے سے رائج تھی لیکن جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے منع فرمادیا، توصحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا اس پر عمل کرنا مثالی تھا۔ چُنانچہ جب حضرت زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھائی کا اِنتقال ہو گیا، توچوتھے دن اُنہوں نے خوشبو لگائی اور کہا کہ مجھ کو خُوشبو کی ضرورت نہ تھی، لیکن میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مِنْبَر پر سُنا ہے کہ کسی مُسلمان عورت کو شوہر کے سِوا تین (3) دن سے زِیادہ کسی کا سوگ جائز نہیں، اس لئے یہ اسی حکم کی تعمیل تھی۔(سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنھا زوجھا، الحدیث: ۲۲۹۹، ج ۲، ص ۴۲۲) اسی طرح جب حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد کا انتقال ہوا تو اُنہوں نے تین (3) روز کے بعد اپنے رُخساروں پر خُوشبو ملی اور کہا! مجھے اس کی ضرورت نہ تھی، صرف اس حکم کی تعمیل مقصود تھی۔ (سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہازوجھا، الحدیث:۲۲۹۹، ج ۲، ص ۴۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوگ منانا کیسا ہے؟

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقِعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنّ اِطاعتِ رسول کے جذبے سے سرشار اور دل وجاں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت گُزار تھیں، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام میں سوگ کی مُدّت تین(3) دن ہے، مگر جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ چار(4) ماہ دس (10) دن تک سوگ میں رہے گی۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ آج اگر کسی گھر میں میّت ہو جائے تو افسوس صد افسوس! علمِ دین سے دُوری کے سبب بہت سے غیر شرعی کاموں کا اِرْتکاب کیا جاتا ہے، جیسے نوحہ یعنی میّت کے اَوصاف (خوبیاں) مُبالَغہ کے ساتھ (خُوب بڑھا چڑھا کر) بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بَین (بھی) کہتے ہیں، بِالاِجماع حَرام ہے۔ یُوہیں واوَیلا، وَامُصِیْبَتَاہ (یعنی ہائے مُصیبت) کہہ کر چِلّانا، گرِیبان پھاڑنا، مُونھ (مُنہ) نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کُوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہِلیّت کے کام ہیں اور حرام (ہیں اسی طرح) آواز سے رونا منع ہے۔ (بہار شریعت، ۱/ ۸۵۵، ۸۵۴، کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۴۹۶) حالانکہ ایسی صُورت میں صبر سے کام لینا چاہیے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آزمائش سمجھ کر اس پر راضی رہنا چاہیے۔ مگر افسوس! گھر والے اور آس پڑوس کے لوگ بالخصوص خواتین زور زور سے روتی چِلّاتی ہیں۔ اگر کوئی صَبْر وضَبْط سے کام لیتے ہوئے ان کا ساتھ نہ دے تو اس پر طَعْن و تَشْنِیْع کے تِیر برساتے ہوئے اس طرح کی گفتگو کی جاتی ہے کہ اس کو دیکھو کیسی سخت دل ہے "جوان" میّت پر بھی آنکھوں میں ایک آنسو نہیں آیا۔ یُوں ایک مُسلمان کے بارے میں بد گمانی اور اس کی دِل آزاری کا گُناہ بھی سر لیتی ہیں۔

یاد رکھئے! بتقاضائے بَشرِیّت وفات پر غمگین ہو جانا، چہرے سے غم کا ظاہر ہونا، اسی طرح بِلا آواز رونا وغیرہ منع نہیں ہے۔ ہاں! ایسے میں شریعتِ مُطَہّرہ کی خِلاف وَرزی منع ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی شریعت کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی آخرت بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ

الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کن کاموں میں اطاعت لازِم ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حکم ماننا اِطاعتِ مُصطَفٰی کہلاتا ہے۔ اطاعت میں ہر وہ کام شامل ہے، جن سے بچنے کا حکم ہے اور وہ کام بھی داخل ہیں جنہیں کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا ہے ۔ جس طرح نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، روزہ رکھنا اور دیگر نیک کام ضروری ہیں، اسی طرح جھوٹ، غیبت، چُغلی، موسیقی وغیرہ گُناہوں سے اِجْتناب بھی لازِم ہے۔ مگر افسوس! صد افسوس! آج مُسلمانوں نے دِین سے دُوری کے باعث اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و فرمانبرداری کو چھوڑ دیا، شاید اسی وجہ سے مُعاشرے میں گُناہ عام ہوتے جارہے ہیں۔ جس طرف نظر اُٹھایئے بے عملی، بے راہ روی اور سُنَّتوں کی خِلاف وَرزی کے دل سَوز نَظارے ہیں۔ نمازیں چھوڑنا، گالیاں دینا، تہمتیں لگانا، بدگمانیاں کرنا، غیبتیں کرنا، لوگوں کے عیب جاننے کی جُسْتجو میں رہنا، معلوم ہونے پر ان کے عیبوں کو اُچھالنا، بات بات پہ جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، فلمیں ڈرامے، گانے باجوں کے نشے میں مخمور رہنا، سرِ عام سُود ورشوت کا لَین دَین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، غُرور و تکبر، حَسَد و رِیاکاری اور بُغض و کِینہ جیسے بے شُمار گُناہ عام ہیں۔ یاد رکھئے! ایک دن مَوْت ہمارا رشتۂ حَیات مُنْقَطِع کرکے (یعنی کاٹ کر) ہمارے آراستہ وپیراستہ کمروں کے نَرْم و آرام دِہ گدیلوں سے اُٹھا کر قبر کی مَٹّی پر سُلادے گی، پھر پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ لہٰذا ان ساعتوں کو غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے سچی تَوبہ کیجئے! اور نیکیوں میں وَقْت گُزاریئے ۔ آیئے! اِطاعتِ مُصطَفٰی کا جَذبہ پیدا کرنے کی سچی نِیَّت سے چند فرامینِ مُصطَفٰی سُنتے ہیں:

www.dawateislami.net

فضائل پر مُشتمل فرامینِ مُصْطَفٰے:

(1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ پسندیدہ کام، نماز کو اس کے وَقْت پر اَدا کرنا اور والِدَین سے نیکی کرنا ہے۔ (الجامع الصغیر: ۱/۱۸، حدیث: ۱۹۶)

(2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کے بعد سب سے زِیادہ پسندیدہ کام کسی اسلامی بھائی کے دل میں خُوشی داخل کرنا ہے۔ (الجامع الصغیر: ۱/۱۹، حدیث: ۲۰۰)

(3) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھر وہ ہے، جس میں یتیم کو عزّت دی جاتی ہو۔ (الجامع الصغیر: ۱/۲۰، حدیث: ۲۱۹)

(4) کوئی اپنے مُسلمان بھائی کو اس سے زیادہ اَفْضَل فائدہ نہیں دے سکتا کہ اسے کوئی اچھی بات پہنچے تو وہ اپنے بھائی کو پہنچادے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ، باب دعاء رسول اللہ لمستمع العلم وحافظہ ومبلغہ، الحدیث: ۱۸۵، ص ۶۲)

(5) اچھی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روکے رکھو، اس طرح تم شیطان پر غالب آجاؤ گے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب وغیرہ، باب الترغیب فی الصمت... الخ، رقم ۲۹، ج ۳، ص ۳۴۱)

(6) مومنوں میں کامل ترین شخص وہ ہے، جو ان میں زیادہ اچھے اخلاق والا ہے اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اَہْلِ خانہ کے معاملہ میں بہتر ہو۔ (جامع ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی استکمال الایمان وزیادتہ ونقصانہ، رقم ۲۶۲۱، ج ۴، ص ۲۷۸)

(7) جو اپنے کسی بھائی کے کسی عیب کو دیکھ لے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس پردہ پوشی کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا۔" (المعجم الکبیر مسند عُقْبہ بن عامر، رقم ۷۹۵، ج ۱۷، ص ۲۸۸)

(8) جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی، پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی، ج ۱، ص ۲۱۴، حدیث: ۷۳۷)

www.dawateislami.net

وعیدوں پر مشتمل فرامینِ مُصطفٰے:

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جن گُناہوں کی مذمّت بیان فرمائی اور بچنے کا حکم دیا، ان سے بھی بچنا اِطاعتِ رسول ہے، آیئے! اس ضمن میں بھی چند فرامینِ مُصطفٰے سُنتے ہیں:

(1) دو شَخْص ایسے ہیں جن کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن نَظَرِ رحمت نہیں فرمائے گا، قَطعِ رحمی کرنے والا اور بُرا پڑوسی۔ (الجامع الصغیر: ۱/۱۷، حدیث: ۱۶۲)

(2) ظُلم سے بچو! اس لیے کہ وہ قِیامت کے اندھیروں میں سے ہے۔ (الجامع الصغیر: ۱/۱۵، حدیث: ۱۳۶)

(3) فُحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دِلی آگ میں ہے۔ (سُنَنُ التِّرْمِذِیّ ج۳ ص۴۰۶ حدیث ۲۰۱۶)

(4) بُغْض رکھنے والوں سے بچو، کیونکہ بُغْض دِین کو مُونڈ دیتا (یعنی تباہ کر دیتا) ہے۔ (کنز العمال، الحدیث: ۵۴۸۶، ج۳، الجزء الثالث، ص۲۸)

(5) جو مُسلمان عہد شِکنی اور وعدہ خِلافی کرے، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہو گا نہ نَفل۔ (صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اثم من عاھد ثم غدر، الحدیث ۳۱۷۹، ج۲، ص۳۷۰)

(6) جو کسی مومن کو ضَرَر (نقصان) پہنچائے یا اس کے ساتھ مَکْر اور دھوکہ بازی کرے وہ مَلْعُون ہے۔ (سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الخیانۃ والغش، الحدیث: ۱۹۴۸، ج۳، ص۳۷۸)

(7) جو اپنے کسی مُسلمان بھائی کو اس کے کسی ایسے گُناہ پر عار دِلائے گا، جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو، عار دِلانے والا اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ خُود اس گُناہ کو نہ کر لے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الحادیۃ عشر السخریۃ والاستھزاء، ج۳، ص۱۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی بیان کردہ فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زِندگی میں بھی نیکیوں کی مدنی بہار آجائے گی اور گُناہوں بھری زِندگی سے چُھٹکارا مل جائے گا ۔ آیئے! ہم بھی پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنے، والدین اور تمام مُسلمانوں سے حُسنِ سُلُوک کرنے، مُسلمانوں کی دل آزاری سے بچنے، ان کا دل خُوش کرنے ، یتیموں پر شفقت اور حسبِ اِستطاعت، اہل و عیال کی مدنی تَربِیَت کرنے ، مسلمانوں کو اچھی باتیں بتانے ، ان کی پردہ پوشی کرنے ، مُصیبت پر صَبْر کرنے ، ظُلم وزِیادتی، فُحش گوئی ، بُغْض وکینہ ، وعدہ خلافی، دھوکہ دہی وغیرہ گُناہوں سے بچنے کی خُود بھی نِیَّت کرتے ہیں اور دوسرے کو بھی بچائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دوکتب ”جنّت میں لے جانے والے اعمال“ اور ”جہنّم میں لے جانے والے اعمال“ کا مُطالعہ کیجئے اور نیکیوں میں رَغْبت اور اِستقامت پانے کیلئے ہر ماہ تین(3) دن کے مدنی قافلے میں سفر اور مدنی اِنْعامات پر بھی کیجئے۔

مجلس مدنی انعامات کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہشات کے عین مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ ومدارِسُ المدینہ کے طلبہ وطالبات کو باعمل بنانے کے لیے، مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کے لئے تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مَجْلِس مَدَنی اِنْعامات کا قیام عمل میں آیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مَدَنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العَمل بنالیں اور تمام ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے اپنے حلْقے

www.dawateislami.net

میں ان (مَدنی انعامات کے رسائل) کو عام کر دیں اور ہر مسلمان اپنی قبر و آخِرت کی بہتری کیلئے ان مَدنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے جنّتُ الفِردوس میں مَدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔"

آپ کی خواہش کے پیشِ نظر مَجلِس مَدنی انعامات کے تمام ذِمّہ داران کو تاکید کی جاتی ہے کہ ذیلی حلقہ، حلقہ، علاقہ، ڈویژن اور کابینہ سطح کے تمام ذِمّہ داران و دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ ذیلی حلقوں کا جَدول بنائیں۔ اسلامی بھائیوں کے پاس جاجا کر اِنفِرادی کوشش کر کے مَدنی اِنعامات کا رِسالہ پیش کرتے ہوئے، اس پر عمل کرنے کا ذِہن بنائیں، فکرِ مدینہ کرنے کا طریقہ سمجھائیں، تیار ہو جانے والوں کے نام لکھیں، ذیلی ذِمّہ دار کے پاس ذیلی، حلقہ ذِمّہ دار کے پاس حلقہ اور علاقہ / شہر ذِمّہ دار کے پاس علاقہ / شہر کے (ذِمّہ داران و اہلِ محبّت) اسلامی بھائیوں کی فہرست مَوْجُود ہو، یہ تمام ذِمّہ داران، ان اسلامی بھائیوں سے رابطہ رکھیں پھر انہیں فکرِ مدینہ کرنے کی یاددِہانی بھی کرواتے رہیں۔

آیئے! ہم بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیں اور مدنی انعامات پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو اسکی ترغیب دلا کر ڈھیروں ثواب کمائیں!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اطاعتِ مُصطفٰے کے مُتعلِّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کی

- یقیناً ایک مسلمان کے لیے دِین و دنیا کی بھلائیاں پانے کا بہترین نُسخہ اطاعتِ مُصطفٰے ہی ہے۔
- اپنے تمام تر مُعاملات کو اطاعتِ مُصطفٰے کے سانچے میں ڈھالنے والا ہی دُنیا وآخرت میں

www.dawateislami.net

کامیاب ہے۔

- صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مُقدَّس کردار بھی ہمارے لیے مَشعلِ راہ ہے کہ ان حضرات نے بھی اپنی ساری زندگی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں بسر کی اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس کام کا حکم نہ بھی دیا، پھر ان نُفُوسِ قُدْسِیہ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر اَدا کو لازِمُ الْعَمَل جانتے ہوئے اُس پر عمل کیا۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُطیع و فرمانبردار بنائے اور ہر بُرے کام سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "ہفتہ وار اجتماع":

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیاں کرنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دِین سے مالامال ایسے اجتماع میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ علمِ دین کی محفل میں شرکت کا ثواب ملتاہے اور علمِ دین سیکھنے کی فضیلت کے بارے میں حدیثِ پاک میں ہے کہ:

جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جنَّت کے راستہ پر لے جاتا ہے اور طالبِ علم کی خُوشنودی کے لیے فِرِشْتے اپنے بازُو بچھا دیتے ہیں۔ (سنن الترمذی"، کتاب العلم، باب ماجاء في فضل الفقہ علی العبادۃ، الحدیث:۲۶۹۱، ج۴، ص ۳۱۲)۔ آیئے! ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

پنجاب (پاکستان) کے شہر چشتیاں شریف کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے: نمازوں سے جی چُرانا، داڑھی مُنڈانا، والِدین کو ستاناوغیرہ وغیرہ گُناہ، میری زندگی کا حصّہ بن چکے تھے، گانے باجے

سننے کا تو مجھے جُنون (یعنی پاگل پن) کی حد تک شوق تھا، طرح طرح کے گانے میرے موبائل فون اور کمپیوٹر میں ہر وَقت موجود رہتے۔ اِنٹرنیٹ کے غَلَط اِستعمال کے گناہ میں بھی مُلوّث تھا۔ جینز (JEANS) کے سِوا کسی اور کپڑے کی پتلون نہ پہنتا، حتّٰی کہ ایک مرتبہ عید کے موقع پر میرے لئے والِد صاحِب نے سُوٹ سِلوا لیا، لیکن میں نے اُسے پہننے سے اِنکار کر دیا اور نَفس کی خواہِش کے مطابِق پینٹ شَرٹ خرید کر عید کے پُر مَسرَّت موقَع پر اِسی لباس میں ملبوس ہوا۔ فیشن کا دِلدادہ ہونے کی وجہ سے میں نے عمامہ اور کُرتے پاجامے کے بارے میں تو کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ میرے سُدھرنے کے اسباب کچھ یوں ہوئے کہ ہماری مسجِد میں جو نئے امام صاحِب تشریف لائے، وہ خوش قسمتی سے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، "دعوتِ اسلامی" کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے۔ ایک دن اُنہوں نے مجھ پر "اِنفِرادی کوشِش" کرتے ہوئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی رغبت دِلائی، اُن کی "اِنفرادی کوشِش" کے سبب میں نے دو ایک بار ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کر ہی لی۔ ایک دن اُنہوں نے میرے والِد صاحِب کو "دعوتِ اسلامی" کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ "مُردے کی بے بسی" تحفۃً دی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ایک رات مجھے یہ کیسٹ سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس بیان کی بَرَکت سے میرے دِل کی دُنیا زَیرو زَبر ہونے لگی، خاص کر اِس "جُملے": "انسان کو مرنے کے بعد اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا، گاڑی ہوئی تو وہ بھی گیراج میں کھڑی رہ جائے گی۔" نے میرے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے تمام سابِقہ گناہوں سے توبہ کرلی، اپنا موبائل اور کمپیوٹر بھی گانوں کی نُحوستوں سے پاک کر دیا اور "دعوتِ اسلامی" کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ اِس "مَدَنی ماحول" نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا، میں نے اپنے چِہرے پر پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت کی نشانی داڑھی مبارَک اور سر پر عِمامہ شریف کا تاج سجالیا اور سنّت کے مطابِق

مَدَنی لباس زیبِ تن کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مَیں یونیورسٹی کے ہوسٹل میں دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تعلیم کے ذِمّے دار کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کی کوششوں میں مصروف ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"اِثمِد" کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول:

(1) سُنَنِ ابن ماجہ کی روایت میں ہے "تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (سُنَنِ ابن ماجہ ج ۴ ص ۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷) (2) پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۹) (3) سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سُنَّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۶، ص ۱۸۰) (4) سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں

www.dawateislami.net

آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ج۵ ص۲۱۸۔۲۱۹) اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ یاد رکھیے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لٰہذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر بائیں آنکھ میں۔ طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب 312 صفحات پر مشتمل "بہارِ شریعت حصہ 16" نیز 120 صَفَحات پر مشتمل "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجیے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

رہوں ہر دم مُسافِر کاش "مَدَنی قافِلوں" کا میں
کَرَم ہو جائے مَوْلا گر! عِنایت یہ بڑی ہوگی

(وسائلِ بخشش، ۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (4)

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہ ُتَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہ ُتَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہ ُتَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہ ُتَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہ ُتَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہ ُتَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ ُتَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے ک

ے لئے سترّ فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

---

1 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

3 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

www.dawateislami.net

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدْر حاصل کرلی۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net